REGD No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱ ار

جلد ۳ | ۲۴ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۲۴ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۶۹

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۲۳ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج بھی اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

— صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے ہاں آج لڑکی تولد ہوئی۔ مولودہ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی ہے۔ ادارۂ الفضل اس ولادت باسعادت کے موقع پر خاندانِ نبوت کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو والدین۔ خاندانِ نبوت اور جماعت کے لئے بابرکت وجود بنائے آمین۔

سٹالین کی وفات پر روس کی فضا میں عظیم تغیر واقع ہوگا

لنڈن ۲۳ نومبر۔ روس کی ۱۹۱۷ء میں عارضی حکومت کے وزیر اعظم مسٹر کرنیکی نے جو آج کل نیویارک میں ہیں۔ اور روس کے عوام کی آزادی کے لئے دیوانے بنے ہوئے ہیں ہم نے ڈیلی گراف کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ روس میں حقیقی کمیونسٹوں کی تعداد دراصل فرانس اور اٹلی سے کہیں کم ہے۔ آپ نے کہا۔ روس میں صرف ۱۵۰ لاکھ کمیونسٹ تھے۔ وہ اب نئی پود میں سے

کشمیر کے معاملے میں عرب ممالک کو پاکستان سے تعاون کی تلقین

"المصور"

قاہرہ ۲۳ نومبر۔ مصر کے ایک ہفتہ وار جریدہ "المصور" نے ایک مقالہ افتتاحیہ میں عرب ملکوں کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ کشمیر کے معاملے میں پاکستان کے ساتھ تعاون کریں۔ "المصور" نے لکھا ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ فلسطین کے مسئلے سے ملتا جلتا ہے۔ اور عرب ملکوں کے عوام صرف فلسطین کے ساتھ ہی نہیں۔ بلکہ لازمی طور پر مسئلہ کشمیر سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ جریدہ مذکور نے لکھا ہے کہ پاکستان نے اتحادی قوموں کی اسمبلی اور دیگر بین الاقوامی کمیٹیوں میں عرب لیگ کی جدوجہد اور لیبیا کے اتحاد کی پرزور حمایت کی ہے۔ لہٰذا عرب ملکوں کا فرض ہے۔ کہ وہ بھی اس کے اس حسن سلوک کی ستائش کے طور پر کم از کم مسئلہ کشمیر کے معاملے میں ضرور اس کے ساتھ تعاون کریں۔ اخبار مذکور نے آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ بالکل سیدھا سادا ہے۔ ریاست کی ۷۲ فی صدی آبادی مسلمان ہے۔ اور اب وہاں کے شہریوں پر بلاوجہ ڈاکے ڈالے جارہے ہیں۔

اور اب تو پاکستانی لیڈروں کو یہ خدشہ ہے۔ کہ اس معاملے میں بین الاقوامی سست روی پاکستانی عوام کو کمیونزم کی طرف مائل نہ کر دے۔

لنڈن ۲۳ نومبر۔ لنڈن کے ایک اخبار مانچسٹر گارڈین نے گذشتہ دنوں کی مسئلہ کشمیر پر پنڈت نہرو کی پریس کانفرنس میں تقریر

سالانہ عرسوں پر جانے کی اجازت

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ حکومت ہندوستان نے اپنے ایک سرکاری اعلان میں پاکستان کے زائرین کو محدود تعداد میں دہلی۔ اجمیر اور کلیر شریف کے سالانہ عرسوں پر جانے کی اجازت دے دی ہے۔ اور حکومت پاکستان سے ایسے زائرین کی تعداد۔ قیام کی مدت اور آنے کے راستوں سے متعلقہ امور کے متعلق اطلاعات طلب کی ہیں۔

متروکہ جائیدادوں کا آرڈیننس

میعاد بڑھا دی گئی

کراچی ۲۳ نومبر۔ حکومت پاکستان نے غیر منقولہ متروکہ جائیدادوں کی خرید و فروخت سے متعلقہ آرڈیننس کی میعاد میں ۲۶ نومبر سے مزید ۱۵ دن کی مدت کی توسیع کر دی ہے۔ یاد رہے کہ یہ آرڈیننس پہلے مغربی پنجاب۔ سرحد۔ سندھ۔ بلوچستان۔ ملحقہ ریاستوں اور دار الحکومت پاکستان میں ۲۵ جولائی کو نافذ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس میں دو دفعہ دو دو ماہ کی توسیع کی گئی۔ اب بھی انہی علاقوں میں نافذ رہے گی۔

مختصر لیکن اہم

ہانگ کانگ ۲۳ نومبر۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے فوجوں کے جنرل اور نائب صدر جنرل لائی سونگ جن کو پیشکش کی ہے۔ کہ وہ نیشنلسٹ حکومت کا پورا چارج اور صدارتی منصب سنبھال لیں۔ اس انتقال اقتدار کی پیشکش والے خط میں صرف ایک شرط رکھی گئی ہے۔ کہ وہ نیشنلسٹ حکومت کے دار الحکومت چونگ کنگ میں واپس آجائیں جنرل لائی سونگ جن آج کل ہسپتال میں ہیں۔ اور ان کے متعلق کہا جا رہا تھا۔ کہ وہ علیحدہ ایک آزاد فوج تیار کر رہے ہیں۔ (دستار)

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ دہلی کی سوشلسٹ پارٹی پنڈت نہرو کو لال قلعے میں ایٹ ہوم دیئے جانے کے وقت ایک مظاہرہ کرنے کا اہتمام کر رہی ہے اس مظاہرے میں دولت کی غلط تقسیم۔ رشوت ستانی کی زیادتی۔ عملے میں تخفیف اور قومی سرمایہ کے غلط استعمال کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔

کراچی ۲۳ نومبر۔ حکومت پاکستان کی وزارت تجارت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کینیڈا میں پاکستانی ہائی کمیشن اب اس قابل ہو گیا ہے۔ کہ وہ پاکستان و کینیڈا سے متعلقہ تمام تحقیقاتی امور کا جواب دے سکے۔ لہٰذا کمیشن سے تصریح طلب امور کے جواب حاصل کرنے کے لئے ۲۹۹ وابرڈ سٹریٹ اوٹاوہ (کینیڈا) کے پتے پر خط و کتابت کی جائے۔

رنگون ۲۳ نومبر۔ بورنیو میا رنگون کے ایک روزنامے کے ایڈیٹر نے جو رنگون کی گلیوں میں چند دنوں سے ناچ گا رہے تھے۔ گذشتہ جدوجہد میں چار ہزار روپے جمع کر کے مطلوبہ ضمانت ادا کر دی ہے۔

ایک ضروری اطلاع

لاہور ۲۳ نومبر۔ ضلع لاہور کے موٹر والوں کی آگاہی کے لئے بتایا جاتا ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۴۹ء کے لئے ضمنی پٹرول راشن کی درخواستیں مورخہ ۲۴ نومبر سے ۳۰ نومبر ۴۹ء تک لاہور ڈسٹرکٹ راشننگ اتھارٹی کے دفتر میں لی جائیں گی۔

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کی ناکامی کا نتیجہ آزاد کشمیر اور ہندوستان میں جنگ ہوگا

لنڈن ۲۳ نومبر۔ امریکہ کو سلامتی کونسل کے روبرو کشمیر کا صحیح کیس پیش کرنے کی غرض سے جاتے ہوئے آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار ابراہیم لنڈن پہنچے۔ آپ یہاں اپنے ۵ روزہ قیام میں لیبر حکومت کے ارکان سے ملیں گے۔ جن کا ان کے خیال میں زیادہ جھکاؤ آج تک ہندوستان کی طرف رہا ہے۔ اور ان سے مل کر کوشش کریں گے۔ کہ کشمیر کی صحیح تصویر ان کے سامنے آجائے۔ تصفیے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا میرے خیال میں کمیشن پہلی دفعہ چند مزید تجاویز پیش کر دے گا۔ تاکہ ان کی بنا پر دونوں حکومتوں سے از سر نو گفتگو شروع کر سکے۔ لیکن مجھے خدشہ ہے۔ کہ اب اس کے امکانات کلیتہً ختم ہو چکے ہیں۔ آپ نے کہا۔ یا تو اس سے زیادہ طاقتور اور با اختیار کمیشن مقرر ہونا چاہیئے۔ یا کوئی ثالث مقرر ہو۔ جو ان تنازعوں کا تصفیہ کرا سکے۔ سلامتی کونسل میں اس معاملے کی ناکامی کے معنے جہاں تک آزاد کشمیر اور ہندوستان کا تعلق ہے جنگ ہوگا۔ باقی رہا پاکستان وہ اپنے عزائم کے متعلق خود ہی کچھ کہہ سکتا ہے۔ آپ نے کہا پنڈت نہرو نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ کشمیری عوام ان کے ساتھ ہیں۔ یہ بات استصواب سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اور ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اگر سلامتی کونسل نے آپ سے پوچھا۔ تو آپ آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب کے متعلق آزاد کشمیر حکومت کا زاویہ نگاہ بیان کریں گے۔ گو اخبار نویسوں کا تاثر یہ ہے۔ کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کو صرف ہندوستان و پاکستان ہی کی زبانی سنے گی۔ اور آزاد کشمیر کے نمائندے کو بولنے کی اجازت شاید نہ دے۔

امریکہ جس کا سلامتی کونسل میں بڑا اثر ہے۔ کشمیر کے معاملے کو کمیونزم کے واسطے سے دیکھ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا جھکاؤ نہرو حکومت کی طرف ہے ہندوستان کا کہنا ہے۔ کہ کمیونزم کشمیر میں سنکیانگ کے راستے سے داخل ہوگی۔ لہٰذا وہاں اس کا فوجی تسلط چاہیئے۔ بہرحال ہندوستان جس کے ہاتھ میں معاملہ بازی کی طاقت ہے۔ اور ممکن ہے۔ سلامتی کونسل میں حالات اسے زیادہ ممد رہیں۔ لیکن اسی ذریعے کا کہنا ہے۔ کہ اس قسم کے تصفیے کا نتیجہ صرف پاکستان و ہندوستان کے مابین جنگ کی صورت میں نکلے گا۔ جس میں شاید بعد میں دیگر متعلقہ حکومتیں بھی شامل ہو جائیں۔ لیکن پاکستان اس تسلط پر کبھی رضامند نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں خوراک اور مٹی کے تیل کی کمی ہے۔ اور ایک سوال کے جواب میں یہ بھی کہا۔ کہ استصواب رائے عامہ کی صورت میں تمام کشمیری پاکستان کے ساتھ الحاق چاہیں گے۔

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچر

حسام الدین صاحب سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ مغربی افریقہ کا جو لیکچر آج (۲۴ نومبر) کالج میں ہونے والا تھا۔ وہ ملتوی ہو گیا ہے۔ اب اس کی بجائے ملک فیض الرحمان صاحب فیضی ایم۔ اے کا لیکچر "کارل مارکس کا اقتصادی نظریہ" کے موضوع پر ہوگا۔ آپ کا لیکچر بھی ساڑھے دس بجے ہوگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۴ نومبر ۱۹۴۹ء

تمہارا اپنا عمل تصدیق کرتا ہے

اگرچہ جو لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر منسوخی جہاد کا الزام لگاتے ہیں۔ ان کا مقصد محض عوام کو احمدیت کے خلاف بھڑکانا ہوتا ہے۔ اور تحقیق حق مدنظر نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ وہ حضور (اقدس) علیہ السلام کی طرف ایسے مطالب فریب کارانہ الفاظ مغالطہ انگیز فقرہ طرازی اور سوقیانہ اسلوب بیان استعمال کر کے منسوب کرتے ہیں تاکہ لوگ احمدیت اور اس کے واجب التعظیم امام کو برا بھلا کہنا شروع کر دیں۔ اور ان سے نفور ہو جائیں۔ اور اگرچہ اس کا اثر اس سے عموماً الٹا ہوتا جو ان دشمنان حق کے پیش نظر ہوتا ہے مگر اسکے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ صحیح بات لوگوں کے سامنے رکھی جائے۔ اور فیصلہ ان کی عقل رسا اور طبع سلیم پر چھوڑ دیا جائے۔

فریضہ جہاد بالسیف فریضہ حج کی طرح چند شرائط سے مشروط ہے۔ جب تک وہ شرائط جو ضروری ہیں وہ پائی نہ جائیں جہاد کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا۔ حضرت سید احمد بریلوی شہید علیہ الرحمۃ اور سر سید احمد دہلوی مرحوم نے اسی اصول کے مطابق فتوے دیا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف کے لئے شرائط موجود نہیں۔ کیونکہ ان کے عہد میں مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور اسلام کے اصولوں کے مطابق جس حکومت میں مذہبی آزادی حاصل ہو۔ اس کے خلاف جہاد نہ صرف یہ کہ فرض نہیں بلکہ ناجائز ہے۔

جہاد کے یہ اولین شرائط قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اور معترضین اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ شرائط نص قرآنی سے ثابت ہیں۔ اور انہی شرائط کے مطابق سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور سر سید احمد دہلوی مرحوم کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ اس وقت جہاد بالسیف کی ضرورت نہیں۔ اس عہد میں اسکو چھوڑ کر وہ جہاد کیا جائے۔ جو اسلام کا حقیقی جہاد ہے۔ اور جسکو قرآن کریم میں جہاد کبیر سے موسوم کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے نہایت زور شور سے جہاد کبیر شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی یہ جہاد کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور کہا کہ تلوار کا جہاد اس وقت شرائط نہ موجود ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اور جو بھی ایسے جہاد پر تیار ہوگا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا کیونکہ ایسا جہاد اللہ تعالےٰ کے احکام کی صریح خلاف ورزی ہے۔ مسلمان علماء نے اس پر شور مچانا شروع کر دیا۔ اور بجائے اس کے کہ آپ کی نصیحت پر عمل کرتے اور دین کا حقیقی کام کرتے آپ پر کفر کے فتوے لگائے اور آپ کی مخالفت میں اپنا تمام زور خرچ کرنے لگے۔

چنانچہ مسیح موعود علیہ السلام تحفہ قیصریہ میں جہاد کے متعلق فرماتے ہیں۔

"دوسرا اصول جس پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ وہ جہاد کے اس غلط مسئلہ کی اصلاح ہے۔ جو بعض نادان مسلمانوں میں مشہور ہے۔ سو مجھے خدا تعالےٰ نے سمجھایا ہے کہ جن طریقوں کو آجکل جہاد سمجھا جاتا ہے۔ وہ قرآنی تعلیم سے بالکل مخالف ہیں بے شک قرآن کریم میں لڑائیوں کا حکم ہوا۔ جو موسےٰ علیہ السلام کی لڑائیوں سے زیادہ معقول اور یشوع بن نون کی لڑائیوں سے زیادہ پسندیدگی اپنے اندر رکھتا تھا اور اسکی بناء صرف اس بات پر تھی۔ کہ جنہوں نے مسلمانوں کے صرف قتل کرنے کے لئے ناحق تلواریں اٹھائیں اور ناحق کے خون کئے۔ اور ظلم کو انتہا تک پہونچایا۔ ان کو تلواروں ہی سے قتل کیا جائے . . . . . سو خدا تعالےٰ کا ان کفار کو جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں پر بہت سختی کی تھی۔ یہاں تک کہ عورتیں اور بچے بھی قتل کئے گئے تھے تلوار کے عذاب سے شکنجہ میں گرفتار کرنا۔ اور پھر ان کی توبہ اور رجوع اور حق پذیری سے نجات دے دینا یہ وہی خدا کی قدیم عادت ہے۔ جس کا مشاہدہ ہر زمانہ میں ہوتا چلا آیا ہے۔ غرض ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت اسلامی جہاد کی جڑ یہی تھی کہ خدا کا غضب ظلم کرنے والوں پر بھڑکا تھا۔ صـ۷ ۔ ۹

یہ ہے مسئلہ جہاد کی کچھ تشریح جو مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ اور جسکو لفظ بہ لفظ ہم بفضل خدا قرآن کریم سے ثابت کر سکتے ہیں پھر اسی تحفہ قیصریہ میں فرمایا ہے۔

"سو میرا یہ اصول ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں۔ ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں۔ ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے۔ ہاں نیک نیتی سے اور سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہونچانا ضروری ہے"

اب سوال یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ (۱) جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں (۲) جو بھی اس زمانہ میں جہاد بالسیف کرے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا (۳) یہ زمانہ جہاد کبیر کا یعنی جہاد بالقلم کا ہے۔ اسکے خلاف جیسا کہ ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں بتایا ہے مودودی اور آپ کے شاگرد رشید مدیر کوثر نے جہاد بالقلم کا مذاق اڑایا ہے۔ جس کا مطلب کم از کم یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی جہاد بالسیف کرنا ضروری ہے۔ اور یہ جو مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد بالقلم ہی ہونا چاہیئے۔ اور جہاد بالسیف سے نقصان ہوگا یہ سراسر غلط ہے۔

آئیے اب ذرا ان حقائق کا جائزہ لیں۔ جو گذشتہ ایک سو سال سے دنیا کی تاریخ پر ثبت کئے جا رہے ہیں۔ پہلے مودودی صاحب اور ان کی جماعت ہی سے پوچھتے ہیں۔ کہ جب آپ لوگ جہاد بالسیف کے قائل ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے قلم کا جہاد تو کیا مگر تلوار کا جہاد نہ کیا؟ اس کا کیا جواب ہے۔ اگر آپ جواب نہیں دیتے۔ تو ہم آپ کی طرف سے جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ میں جہاد بالسیف کی قوت نہیں تھی۔ اس لئے آپ نے جہاد نہ کیا کیا یہ درست نہیں ہے؟

اب خدا کے لئے ذرا غور فرمایئے کہ کیا یہ جہاد کر کے ہزیمت اٹھانے سے بدتر صورت حال نہیں ہے۔ ایک شخص یا گروہ جو میدان جنگ میں نکل آتا ہے۔ اور دشمن سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور گو آخر میں شکست کھاتا ہے۔ بہرحال اس شخص یا گروہ سے بدرجہا زیادہ شجاع اور زیادہ جری ہے جو میدان میں پہلے ہی اس خوف سے نہیں نکلتا۔ کہ وہ ہزیمت کھا جائے گا۔ کیا آپ لوگوں کی یہی حالت نہیں ہے۔ اب گذشتہ ایک صدی کی اسلامی ممالک کی تاریخ پر نظر ڈال لیجئے۔ آپ کو کیا نظر آتا ہے؟ فرمایئے نہیں آپ کچھ نہیں فرمائیں گے مہر خاموشی آپ کے لبوں پر لگ چکی ہے سنئے ہم بتاتے ہیں۔ اول تو کسی مسلمان قوم نے ایک سو سال گذشتہ سے کافروں کے خلاف کوئی باقاعدہ جہاد کیا ہی نہیں اور جس صورت میں سب مسلمان قوموں کا وہی حال ہے۔ جو خاص آپ کا ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اور اگر کسی نے برائے نام جہاد کیا بھی تو اس کا وہی نتیجہ ہوا کہ نہیں؟ جو مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا تھا۔

لوگوں کو جھوٹی سچی پھبتیاں کہہ کر اشتعال دلانا الگ بات ہے۔ لیکن حقائق کا مقابلہ کرنا کار دارد والا معاملہ ہے۔ بتاؤ ایک سو سال کے اندر اندر مسلمانوں نے کوئی جہاد کیا ہے؟ اور اگر کیا ہے تو اس کا کیا نتیجہ ہوا ہے؟ کیا مسلمانوں کی گذشتہ سو سال کی تاریخ مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہامی قول پر مہر تصدیق ثبت نہیں کرتی کہ

وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

جہاد جہاد کی رٹ لگانے والو سوچو اور سوچنے کی کوشش کرو ماضی قریب تم کو جھٹلا رہی ہے حال تم کو جھٹلا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ مستقبل بھی تم کو ہی جھٹلائے گا۔ کیونکہ تمہارے گذشتہ اعمال سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جب واقعی اس جہاد کا زمانہ آیا۔ جس کے تم مدعی بنتے ہو تو سب سے پہلے میدان چھوڑ کر بھاگنے والے بھی تم ہی ہو گے۔ کیونکہ تمہارے اعمال سے صاف ظاہر ہے کہ تم موہنہ سے تو بڑے بڑے دعوے کرتے ہو۔ اور جہاد جہاد کرتے ہو۔ مگر کرتے دھرتے کچھ بھی نہیں۔ تمہارا جہاد جہاد چلانا اور جہاد نہ کرنا جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے سب سے بڑی دلیل ہے اس امر کی۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ کہا تھا درست کہا تھا وہ پتھر کی لکیر بن گیا ہے۔ جو تمہارے ہی اعمال سے پتھر میں کندہ کی گئی ہے۔ تمہارے اعمال اور تم خود اس صداقت کا مجسمہ بن گئے ہو۔ جو مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۰ سال پہلے کہا تھا۔ کیا نہیں؟

اب آؤ قلم کے جہاد کی طرف دیکھو مسیح موعود علیہ السلام نے کہا تھا۔ ہاں نیک نیتی سے اور سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہونچانا ضروری ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہم تلوار کا نہیں قلم کا جہاد کریں گے۔ بتاؤ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی قول کو پورا کیا یا نہیں جو جماعت مسیح موعود علیہ السلام نے کھڑی کی وہ اس قول کو پورا کر رہی ہے یا نہیں؟ تم اعتراف کرو یا نہ کرو تمہارے علماء اس کا اعتراف کر چکے ہیں۔ اور کر رہے ہیں تمام اسلامی اور غیر اسلامی ممالک اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ زمین کا چپہ چپہ جانتا ہے اور [illegible] اس امر کا اعتراف کر رہا ہے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعود)

انڈونیشیا میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

قریباً ۹۰ اشخاص آغوش احمدیت میں ـ گورنر جنرل سے ملاقات / ۲۱ تبلیغی کتب کی اشاعت

ازمولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا

احباب اخباروں میں پڑھتے ہوں گے۔ کہ آجکل ملک انڈونیشیا کی حالت سخت متذبذب ہے۔ انڈونیشین لوگ آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور اس کی خاطر تمام قسم کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ موجودہ انتشار اور غیر یقینی حالات کی وجہ سے تبلیغ احمدیت کی راہ میں بھی سخت مشکلات حائل ہیں۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی محض خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود کی دعاؤں سے تبلیغ کی جا رہی ہے۔ چنانچہ بتاویا جس کا قدیم نام جاکرتا ہے۔ اس میں ہر ماہ دو لیکچر اشتہاروں کے ذریعہ اعلان کر کے دارالتبلیغ احمدیہ جاکرتا میں دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ عید الفطر سے لے کر عید الاضحی تک مندرجہ ذیل مضامین پر خاکسار کے لیکچر ہو چکے ہیں۔ اور یہ تمام لیکچر آٹھ بجے رات سے شروع ہو کر گیارہ بجے رات کے ختم ہوتے ہیں۔

(۱) انسانی زندگی کا مقصد اور اس کے حصول کے ذرائع (۲) اسرار عیدین (۳) معراج النبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم (۴) دنیا میں امن کس طرح پیدا ہو سکتا ہے (۵) قیامت بہشت دوزخ کی حقیقت (۶) شفاعت کی حقیقت اور کون شفیع ہو سکتا ہے۔ (۷) اسلام کا عروج اور زوال اور پھر ترقی کے اسباب (۸) خطبہ عید الفطر اور خطبہ عید الاضحےٰ

اسی طرح بوگرا میں جو کہ ۶۰ میل دور ہے وہاں پر بھی اسی پیمانہ پر دو لیکچر ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت گنڈرنگ جو کہ اسی سال بنی ہے۔ وہاں پر بھی ایک لیکچر میرا ہوا جس میں اردگرد کے گاؤں کے لوگ آئے اور ان گاؤں کی تربیت و تعلیم کے لئے محمد مستطیر کی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہت مستعدی سے کام کرتے ہیں۔ اور محمد یوسف صاحب احمدی اور کرتا اتماجا صاحب کو بھی اسی دوران میں چند دن کے لئے تربیت کے لئے جانا پڑا۔ محمد یوسف صاحب سیکرٹری امیر مبلغ ہیں۔ اور کرتا اتماجا پریذیڈنٹ جماعت تاسیہ ہیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی نصرت سے اس تین ماہ میں بتاوی کے اردگرد علاقہ میں ۹۰ اشخاص سے زیادہ لوگ بیعت فارم پر کر کے احمدیہ جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور وہ بیعت فارم حضور کی خدمت میں روانہ کر دیئے ہیں۔

انفرادی ملاقاتیں تو اکثر ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن ایک ملاقات بہت ہی قابل ذکر ہے۔ خاکسار ستمبر کے آخری دنوں میں بنڈنگ کی ایک باثر قوم کے گورنر جنرل کو ملنے کے لئے گیا۔ گو میری واقفیت تو پہلے بھی تھی۔ مگر اس دفعہ مسلسل تین گھنٹہ ان کے مکان پر احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اس وقت ان کے پاس ان کے چند مشیر بھی تھے۔ اور ان کو سلسلہ کی کتب دی گئیں۔ جن کو لے کر وہ بہت خوش ہوئے اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ بعض کے متعلق فرمایا کہ یہ میں نے پڑھی ہوئی ہیں۔ اور بعض نہیں پڑھیں لیکن سب لے کر پڑھنے کا وعدہ کیا اور فرمایا کہ اور بھی جو کتاب شائع ہو۔ وہ ضرور روانہ کر دی جائے۔ اور ان کے مشیروں کو بھی بعض کتب دی گئیں۔ اور خاصکر جو آفیسر مذہب کے متعلق تھا۔ اس کو بھی دی گئیں۔ وہ بھی میرا بہت پرانا واقف تھا۔ اس گفتگو کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور سیاسی لحاظ سے بہت مفید ہوا۔

بعض دفعہ مباحثہ کا رنگ بھی ہو جاتا تھا۔ اس کے علاوہ چند اور لوگوں کو ملکورات کو احمدیہ مسجد بنڈنگ پیسا جو کہ آجکل زیر تعمیر ہیں۔ اور نتیجہ ہے مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کی کوششوں کا) اس میں رہا اور دوسرے دن واپس بتاوی میں آ گیا۔

انڈونیشین زبان میں ہمارا لٹریچر جو نور چاٹریڈنگ کمپنی نے جو کتب شائع کی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ یہ خاکسار کی تصنیف ہیں۔

کتاب	صفحات
(۱) صداقت مسیح موعود آخر الزمان	۴۲۹ صفحات
(۲) اسلام میں اقتصادی نظام لیکچر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	۱۱۷ "
	۸۳ "
(۳) اسلام منبع علوم ہے	۸۳ صفحات
(۴) معراج النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۰۹ "
(۵) دنیا کا آئندہ نظام	۸۹ "
(۶) تقدیر	۷۹ "

تصنیف بدرجا صاحب ڈائرکٹر نورچا ٹریڈنگ کمپنی

کتاب	صفحات
(۷) محمد علی جناح کی کوشش	۲۰ صفحہ

تصنیف محمد یوسف صاحب سیکرٹری انچارج مبلغ انڈونیشیا۔

کتاب	صفحات
(۹) الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مترجم مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ	۲۷ صفحات
(۱۰) قبر مسیح اسرائیلی	۴۰ صفحہ
(۱۱) سیرۃ النبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۵۹ "
(۱۲) اشارکت و تمدن اسلامیہ	۳۲۱ "
(۱۳) اسرار ارکان اسلام	۲۲۲ "
(۱۴) المسیح الاسرائیلی اور صلیب	۵۲ "
(۱۵) المسیح ولد اللہ	۵۲ "
(۱۶) حقیقت بائیبل	۵۶ "
(۱۷) صداقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم از روئے بائیبل	۶۴ صفحہ
(۱۸) میں نے اسلام کو کیوں چنا	۴۸ "
(۱۹) اسرار رکن ایمان ملائکہ	۱۵۵ "
(۲۰) قیامت	۱۶۶ "
(۲۱) جہاد	۱۸۰ "

اس کے علاوہ اور بہت سی کتب تیار ہیں۔ لیکن کاغذ کی سخت گرانی کی وجہ سے اور قلت روپیہ کی وجہ سے مطبع میں نہیں دی جا سکیں۔ جن میں بعض بڑی بڑی مفید کتب ہیں۔ جیسے دعوۃ الامیر کا ترجمہ۔ تاریخ سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ترجمہ۔ احمدیت حقیقی اسلام کا ترجمہ۔ جو کہ مولوی عبد الواحد صاحب نے ترجمہ کر کے نورچا ٹریڈنگ کمپنی کو دے دیا ہے اور احمدیت حقیقی اسلام کا ترجمہ بحر رنگتو کر رہے ہیں۔ اور باقی ۱۸ کتب اور ہیں جو کہ ۱۰۰ صفحہ سے لے کر ۳۰۰ صفحہ تک تیار پڑی ہیں۔ یہ تو نورچا ٹریڈنگ کمپنی نے خاکسار کی اور دوسرے مترجمین کی شائع کی ہیں۔ اس کے علاوہ تسکملایہ میں ملک عزیز احمد صاحب مبلغ کی کوششوں سے بھی جماعت تسکملایہ نے بہت سی کتب کا ترجمہ جو کہ ملک صاحب نے کیا ہے شائع کی ہیں جیسے کشتی نوح کا ترجمہ۔ مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ اسلام لیکچر سیالکوٹ سواحمد۔ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مضمون ہے اور آجکل اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ کر کے شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ احمدی اور غیر احمدی کا ترجمہ شائع کر دیا ہے ...... اس کے علاوہ اور بھی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ انہوں نے شائع کئے ہیں۔

آخیر میں خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ جہاں ہماری تبلیغ زوروں پہ ہوگی وہاں مخالفت لازمی طور پہ زوروں پہ ہوگی کیونکہ مخالفت ہمیشہ اس شخص کی ہوتی ہے جس سے خوف ہو یا جس کو وہ زندہ سمجھے اور اس کے غالب ہونے کا یقین ہو۔ اس لئے آپ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ تمام انڈونیشیا کی جماعتوں کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک قسم کے فتنوں اور شر سے محفوظ رکھے نیز خاکسار اور نورچا ٹریڈنگ کمپنی کے ڈائرکٹر پاکستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کے لئے کوشش بھی کر رہے ہیں اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ سلامتی اور خیریت سے اور بامراد کر کے واپس لائے۔

نیز اگر کسی بھائی کو انڈونیشین زبان کے لٹریچر کی ضرورت ہو تو لکھ دیں تا کہ لیتا آؤں۔ بعض دوستوں کے خط بھی آئے ہوئے تھے جو مختلف امور کے متعلق تھے جن کے جواب تا حال ارسال نہیں کر سکا اور خصوصاً بعض احمدی دوستوں کے خط تھے ان سب امور کے متعلق میں انشاء اللہ حاضر ہو کر جواب دوں گا۔

اعلان

مولوی محمد صدیق صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ کا جو لیکچر تعلیم الاسلام کالج میں ہونے والا تھا وہ بوجہ مجبوری ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کی جگہ مکرم فیض الرحمٰن صاحب فیضی ایم اے کا لیکچر "کارل مارکس کا اقتصادی نظریہ" کے موضوع پر ساڑھے ۱۰ بجے صبح ہوگا۔

حسام الدین سیکرٹری کالج یونین

جماعت احمدیہ کا مرکز ——— قادیان!

سنہ ۱۹۴۷ء کے امتحان کے بعد!

یہ مضمون مکرم برکات احمد صاحب مقیم قادیان نے لکھا ہے قادیان سے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے

مشرقی پنجاب کے طول وعرض میں آج بھی ایک جگہ ایسی پائی جاتی ہے۔ جہاں تین سو سے زائد احمدی مسلمان ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان رہتے ہیں اور روزانہ پانچ وقت بلند و سفید مینار سے خدائے یکتا کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ عام لوگوں کے لئے یہ اچنبھا بات ہے کہ احمدیوں کا اس صورت میں یہاں پر قائم رہنا کس طرح ممکن ہوا۔ اکثر معزز اور پڑھے لکھے دوست حیرت سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ ان مخالف حالات اور ماحول میں احمدی کس طرح قادیان میں مقیم ہیں۔ اس سوال کا جواب لمبا ہے۔ اور اس کے کئی پہلو ہیں۔ لیکن ان چند سطروں میں صرف ایک پہلو پر روشنی ڈالی جائے گی۔

احمدیہ جماعت کی بنیاد آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے قادیان کی بستی میں اس زمانہ میں رکھی۔ جب دنیا میں گناہ و پاپ اور بے دینی داد دھرمی کا دور دورہ تھا۔ اور ہر مذہب کا پیرو۔ سچے طریق پر چلنے کا دعویدار۔ لیکن دراصل سچائی سے کوسوں دور تھا اور امن و آشتی اور محبت و پریم کی دنیا کو جو اس کے دل میں پیغمبروں۔ رشیوں اور بزرگوں نے آباد کی تھی بالکل ویران کر چکا تھا۔ ان حالات میں احمدیہ جماعت کے بانی علیہ السلام نے ان دنیا کے بیشمار دعویداروں کی موجودگی میں اپنی طرف سے ایک دعوے پیش کیا۔ امن و آشتی اور محبت و پریم کو قائم کرنے کا دعویٰ۔ دنیا کی قوموں۔ ملکوں اور افراد کی آپس میں صلح و اتحاد اور پھر دنیا کی اس کے مالک و خالق خدا سے محبت و تعلق قائم کرنے کا دعویٰ۔

عام لوگوں نے اس دعویٰ اور اعلان کو جھٹلایا اور اس کو بے قدری کی نگاہ سے دیکھا لیکن حقیقت پر نظر رکھنے والوں پر احمدیہ جماعت کی تعلیم اور اس کے ماننے والوں کے عمل اور طور و طریق سے یہ بات روشن ہو گئی کہ یہ جماعت صرف اعلیٰ اخلاق اور عمدہ طریق کی دعویدار ہی نہیں۔ بلکہ اپنے عمل اور نمونہ سے اپنے دعویٰ کی سچائی کا ثبوت بھی پیش کرتی ہے۔

جب احمدی اپنے امام کی تعلیم کے مطابق مسلمانوں کے پیغمبروں اور بزرگوں کے ساتھ ہندوؤں۔ سکھوں۔ زرتشتیوں۔ چینیوں اور دوسری قوموں اور ملکوں کے پیغمبروں اور بزرگوں کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور ان کی انتہائی عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے اور اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں اور علانیہ طور پر بھی ان کی مہما کے گیت گاتے تو اس سے انکی مذہبی رواداری کا کافی ثبوت ملتا۔ پھر اسی طرح جماعت کے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت تمام دنیا میں احمدیہ جماعت کے انتظام کے ماتحت مختلف خیالات اور مذاہب کے لوگ ایک ہی سٹیج پر ایک دوسرے کے پیشواؤں اور بزرگوں کے لئے شردھا کے پھول پیش کرتے اور اس طرح صلح و آشتی اور باہمی محبت و پیار کی بنیادیں احمدیوں کے ہاتھوں مضبوط ہوتیں۔ تو یہ احمدیہ جماعت کے دعویٰ کی سچائی کی ایک دلیل بنتی۔ نواکھلی میں ہند قوم کے نقصان کی تلافی کے لئے جب حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے مبلغ پانچہزار کی رقم گاندھی جی کو بھجوائی گئی۔ پٹنہ صاحب کے گوردوارہ قادیان کے اردگرد کے گوردواروں میں قومی رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے بڑی بڑی رقمیں امداد کے لئے جماعت کی طرف سے دی گئیں۔ اسی طرح غیر مسلم بیواؤں اور یتیموں اور ضرورت مندوں کی حسب موقعہ بلا تفریق مذہب و ملت امداد اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا صاف طور پر احمدیہ جماعت کی رواداری اور اعلےٰ تعلیم اور طریق کے لئے بطور گواہ ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ احمدیہ جماعت کی تعلیم کہ حکومت وقت سے ہمیشہ وفاداری اور اطاعت کا طریق اختیار کیا جائے اور کسی بدامنی اور عدم تعاون کی تحریک میں حصہ نہ لیا جائے۔ یہاں تک کہ سٹرائیک (ہڑتال) کو بھی ناجائز سمجھا جائے۔ کتنی نمایاں اور دنیا میں امن و آشتی کو پھیلانے والی تعلیم ہے۔ اور احمدیہ جماعت کے افراد نے اس تعلیم پر کس قدر عمدگی اور اخلاص کے ساتھ سخت مخالفت حالات میں بھی عمل کر کے دنیا پر واضح کر دیا ہے۔ کہ احمدیت صرف کسی دعویٰ کا نام نہیں۔ بلکہ یہ ایسی جماعت ہے۔ جو دعوے کے ساتھ عملی ثبوت بھی رکھتی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی معزز دوست یہ خیال کرے۔ کہ بے شک جماعت احمدیہ نے عام حالات میں اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ لیکن عام حالات میں ہر وہ شخص بھی جس کا دل کینہ و کپٹ اور دشمنی سے زہر آلود ہو۔ ظاہر داری کے لئے اچھے کام اور رواداری کا رنگ اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن مصیبت پڑنے پر۔ خاص حالات میں اس کا اندرونہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ جس طرح کہ مشرقی اور مغربی پنجاب میں سنہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ہوا کہ وہ لوگ جو بڑے پارسا اور مہا پرش کہلاتے تھے۔ اور نیکی اور رواداری کے بہت بڑے دعویدار تھے۔ قتل و غارت کی رَو میں بہ گئے۔ اور انہوں نے دوسروں سے آگے بڑھ کر خون کی ہولی میں حصہ لیا۔ درحقیقت امتحان اور ابتلا کے وقت ہی میں افراد اور قوموں کے اصل کیریکٹر اور اخلاق پرکھے جاتے ہیں۔ پس اصل سوال یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنی اعلیٰ تعلیم اور اچھے اخلاق کو فسادات اور درندگی کے اس امتحان میں کہاں تک قائم رکھا اور کیا نمونہ پیش کیا۔

اس اہم اور ضروری سوال کا جواب شاید پنجاب اور ہندوستان کی کوئی قوم تسلی بخش طور پر نہ دے سکے اور اس امتحان میں کامیابی کی سند پیش نہ کر سکے۔ لیکن احمدیہ جماعت کا سر آج اس امتحان اور ابتلاء کے بعد بھی اونچا ہے۔ بلکہ گذشتہ فسادات کے اس خونی دور نے احمدیت کے رنگ کو اور بھی نکھار دیا ہے۔ ذیل میں چند گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ جو کسی مسلمان یا احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے شخص کی نہیں اور نہ ہی یہ ایسی گواہیاں ہیں جو احمدیہ جماعت کے ماحول میں احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ بلکہ یہ گواہیاں معزز غیر مسلموں کی ہیں۔ جو ہندوستان کے مشہور اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی سنہ ۱۹۴۷ء کے قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ سے پہلے کی نہیں۔ بلکہ سب کی سب بعد کی ہیں۔ اسلئے ان کے حقیقت پر مبنی ہونے سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا اور سچ ہے کہ اچھائی اور فضیلت وہی ہے۔ جس کا غیر لوگ بھی اقرار کریں۔ ان شہادتوں کو پڑھنے سے معزز دوستوں کو اس سوال کا جواب بھی مل جائیگا کہ مشرقی پنجاب میں احمدیہ جماعت کے مرکز میں اب تک تین سو تیرہ احمدی کس طرح قائم ہیں۔

(۱) دہلی کے ایک مشہور ڈاکٹر شنکر داس مہر اخبار اسٹیٹسمین دہلی مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۹ء میں لکھتے ہیں:۔

"قادیان کی پاک بستی میں ایک ہندوستانی پیغمبر کی پیدائش ہوئی جس نے اپنے اچھے اخلاق اور نیکی سے اردگرد کے علاقہ کو بھرپور کر دیا۔ یہ عمدہ اخلاق اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں بھی ظاہر ہیں احمدیہ جماعت ایک تعمیری پروگرام رکھنے والی اور قانون کی پابند جماعت ہے اور عدالتوں کے ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ اسکے افراد نمایاں طور جرم سے پاک ہیں۔ گذشتہ فسادات میں بھی ان کے ہاتھ فتنہ و فساد سے بالکل صاف رہے یہ سب کچھ ان کے پیشوا کی عمدہ تعلیم کا نتیجہ ہے" (ترجمہ)

(۲) مسٹر برہم دت صاحب اخبار فرنٹیر مل ڈیرہ دون ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۸ء میں لکھتے ہیں۔

"احمدیہ جماعت مسلمانوں میں ایک ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ احمدیوں کی بنیادی تعلیم میں سے ایک تمام مذاہب کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنا بھی ہے احمدی تمام مذاہب کے پیشواؤں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی اچھی باتوں کو اپنے اندر شامل کرتے ہیں۔ چالیس سال پیشتر جبکہ ابھی مہاتما گاندھی سیاست ہند کے افق پر ظاہر نہ ہوئے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) جنہوں نے سنہ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اپنی کتاب پیغام صلح لکھی اور اسمیں ایسی تجویزیں لوگوں کے سامنے رکھیں کہ جن پر چلکر آپسمیں اتحاد و اتفاق اور صلح ہو سکتی ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو کہا۔ کہ وہ گائے کا ذبیحہ چھوڑ دیں۔ اور ہندوؤں سے خواہش کی کہ وہ مسلمانوں کے بزرگوں کو بُرے الفاظ میں یاد نہ کریں۔ آپ نے اسطرح لوگوں میں رواداری کا جذبہ اور بھائیوں والی محبت پیدا کرنی چاہی۔ آپ کی شخصیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ آپنے اپنی تیز نگاہ سے آئندہ آنیوالے فسادات اور بدامنی کے دھندلے نقشوں کو دیکھ لیا اور اسکے تدارک کے لئے تجویزیں پیش کیں۔ لیکن یہ لوگوں کا قصور ہے کہ انہوں نے ان تجویزوں پر عمل نہ کر کے اپنا نقصان کیا" (ترجمہ)

مسٹر ایچ۔ آر۔ وہرا نمائندہ خصوصی اخبار سٹیٹسمین دہلی مورخہ ۱۷ر نومبر سنہ ۱۹۴۸ء کے اخبار میں لکھتے ہیں:۔

"غیر مسلم اسبات کی تصدیق کرتے ہیں کہ احمدیوں نے گذشتہ فسادات میں حصہ لے کر اپنے ہاتھ نہیں رنگے" (ترجمہ)

کیا مسیح شریعت موسوی کو منسوخ کرتی ہے؟

(از مرزا محمد لطیف صاحب اکبر متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱) عیسائیت کی تعلیم پر غور کرنے کے لئے جب اناجیل کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پہاڑی وعظ کو ایک خاص اہمیت دی جاتی ہے اور اس وعظ کی عیسائیوں میں اتنی ہی اہمیت ہے جیسا کہ مسلمانوں میں سورہ فاتحہ کو ہے۔ اس وعظ میں کئی ایک احکام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان حکموں میں سے ایک حکم یہ بھی ہے:

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔"

اس حکم پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مرور زمانہ کے باعث جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو لوگوں نے پس پشت ڈال دیا تھا تو خدا تعالےٰ نے ان احکام کی از سر نو لوگوں میں ... اصل حقیقت کو واضح کرنے کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اور جیسا کہ انجیل ایک عبرانی لفظ ہے اس کے معنوں سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے کہ آپ بشارت دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ یہ کہنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے مستقل اور شارع نبی بنا کر بھیجا تھا یہ بات بالکل غلط ہے اور یہ ایسا ہی دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے جب اس حصے پر غور کیا جائے تو کئی ایک باتیں عیسائیت کے عقیدہ کے خلاف نکلتی ہیں۔

(۲) ایک بات آپ کے اس وعظ کے اس حصے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے تھے بلکہ آپ تابع شریعت موسویہ تھے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ "پورا کرنے" کا مطلب یہ ہے کہ میں موسوی تعلیم کی تکمیل کرنے کے لئے آیا ہوں نہ کہ اس تعلیم کو منسوخ کرنے کے لئے۔ پس یہ جو عیسائیت کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے کہ آپ مستقل نبی ہیں اور آپ پر ایمان لائے بغیر نجات اخروی محال ہے آپ کی تعلیمات کے سراسر مخالف اور منافی ہے۔

(۳) اسی وعظ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ ... یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔"

جب اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مقام ایک مبشر کا کام تھا اور آپ شریعت موسویہ کو دنیا میں از سر نو قائم کرنے کے لئے آئے تھے نہ کہ اپنی تعلیم کو ایک مستقل اور شارع نبی کی طرح پیش کرنے کے لئے آئے تھے۔

(۴) کسی نے خوب کہا ہے "آفتاب آمد دلیل آفتاب" جب ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی کے واقعات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ سوائے بنی اسرائیل کے اور کسی کو توریت کے احکام کی تبلیغ و تعلیم نہیں دیتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک موقعہ پر ایک غیر اسرائیلی عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے آپ سے التجا کی کہ آپ میرے گھر تشریف لے جائیں اور میری بچی کو دیکھیں تو آپ نے کہا کہ میں اپنے بچوں کی روٹی کتوں کے آگے کس طرح پھینکوں ...

... ... حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل ہی کو تعلیم دیا جاتا رہا ہے۔ گو آپ کا کام صرف حضرت موسیٰؑ کی گم شدہ بھیڑوں کو تعلیم دینا تھا۔ چنانچہ آپ کی زندگی میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں پیش آیا کہ آپ نے غیر اسرائیلی کو دعوت حق دی ہو۔ یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ تابع شریعت موسویہ تھے اور مستقل اور شارع نبی نہیں تھے۔ اور اب عیسائیوں کا آپ کو ساری دنیا کا نجات دہندہ قرار دینا ایسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں۔ مدعی سست اور گواہ چست۔

(۵) قدیم عیسائی علماء بھی انجیل کو شریعت کی کتاب نہیں مانتے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آئے تھے تو اس کے بعد آپ کو آپ کی بیوی حضرت خدیجہؓ اپنے عیسائی چچا ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں تو آپ نے تمام واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا ھذا الناموس الذی نزل اللہ علیٰ موسیٰ (بخاری) کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ آپ غور فرمائیں کہ ایک عیسائی عالم اس فرشتہ کو وہ فرشتہ قرار دیتا ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ اگر ایسی تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دی گئی تھی تو وہ ضرور کہتا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ اس کا یہ کہنا صاف بتاتا ہے کہ قدیم عیسائی محققین اور علماء بھی انجیل کو شریعت کی کتاب اور آپ کو شارع اور مستقل نبی نہیں سمجھتے تھے۔

(۶) ایک موقعہ پر نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا۔ تو اس وفد نے جب قرآن کریم سنا تو وہ آپؐ پر ایمان لے آیا اور جب وہ لوگ واپس اپنے قبیلے کی طرف گئے تو انہوں نے وہاں اعلان کیا کہ ہم نے ایسا کلام سنا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو شارع اور مستقل نبی نہیں سمجھتے تھے جس سے یہ خیال کیا جا سکے کہ آپ کی تعلیم ناسخ توریت تھی۔

پس میں نے مختصر طور پر پانچ دلیلیں پیش کی ہیں جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ کہنا کہ مسیحی شریعت موسوی شریعت کو منسوخ کرنے والی ہے یہ تو کجا میں نے ان دلائل خمسہ میں ظاہر کیا ہے کہ انجیل شریعت کی کتاب ہی نہیں اور توریت کو اس کا منسوخ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور آپ کی تعلیم سے واضح ہو جاتا ہے کہ مسیحی تعلیم موسوی شریعت ہی کی ایک کڑی تھی اور آپ کی تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مستقل اور شارع نبی نہیں تھے۔ عیسائیوں کی طرف سے آپ کو مستقل اور شارع پیش کرنا ایک زبردستی ہے جس کو عقل اور نقل ماننے سے انکاری ہے۔

کسی کی یادیں!

(از مکرم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب بورنیو)

آنکھوں میں مستی اور قناعت کی چمک۔ چہرہ خنداں اور تبسم و مسکراہٹ ایسی گویا مسیحؑ کی تمثیلی کنواریوں میں سے ایک جیسے دولہا مل گیا۔ سادگی کا یہ عالم کہ کون قربان نہ جائے۔ غربت طبع حلیمی ایسی کہ محض دیکھنے سے ہی حلاوت محسوس ہو۔ نہ کسی سے بگاڑ نہ کسی سے خفگی۔ چال ایسی کہ یمشون علی الارض ھونًا کی جاگتی تصویر۔ تلاوت قرآن ایسی کہ شیرینی دلوں کو لبھا دے اور مسجد کو نمازیوں سے پُر رکھے۔ مسجد سے ایسی محبت کہ پہلو میں مکان بنایا۔ قرآن کریم پڑھتے اور پھر پڑھاتے ہوئے ہی عمر گذار دی۔ ہائی سکول میں قرآن با ترجمہ و با تفسیر پڑھانے والے استاد مشفق۔ کلام الٰہی سے ایسی محبت کہ ادھیڑ عمر میں جا کر محض چار ماہ کے عرصے میں دماغ میں محفوظ کر لیا۔ شاید اسی محبت قرآن کا ثمر تھا کہ راقم جیسے ناکارہ و ناچیز شاگرد کو بھی حفظ قرآن کی نعمت مل گئی۔ مگر اس فضل الٰہی کا تذکرہ ہم کسی اور دن کریں گے۔

خلوت میں وہ نورانی چہرہ آنکھوں کے سامنے آئے تو جدائی کے صدمہ کے ساتھ دل کو عجب فرحت محسوس ہو۔ یہ تھے میرے استاد مشفق و مہربان حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہم بی اے

دل میں ایک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے؛ بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا

ایم اے۔ مگر صحابیت مسیح موعود علیہ السلام اور حافظ قرآن کے جنتی خطابوں کے بعد بھلا یہ دنیوی ڈگریاں حیثیت ہی کیا رکھیں۔ وہ تو باغ جنت کے پھول تھے جو سیلون اور ماریشس تک کے دور دراز ملکوں کو اپنی خوشبو سے معطر کرتے۔ واللہ یہ اور دوسرے ہر صحابی آسمان جنت کا چمکتا ہوا ستارہ ہے انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب۔ یہی زینت ہر صحابی کا وجود مبارک اپنی ذات میں ہی حضرت مسیح محمدی کی سچائی اور نورانیت کا زندہ اور چلتا پھرتا ثبوت بنا۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ جس کی چمک اور دمک دوسروں کو بھی روشن بنا گئی۔

ہمارے بعض صحابہ کو اللہ کی مشیت نے ہجرت میں شمولیت کا ثواب بھی عطا فرمایا۔ مگر قادیان کی جدائی کے صدمہ کی تاب نہ لاتے ہوئے نحیف جسموں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ گویا کہ شہادت کا انجام نصیب ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے فرشتے انہیں خود اٹھا کر اپنے آقا کے قدموں میں لے چلیں گے مگر ہمارے دلوں میں یہ بے تابی ہے کہ الٰہ جلد وہ وقت لائے اور ان کے ساتھ ہم جیسوں کو بھی اسی مٹی میں ملا دیوے۔ آمین مگر اپنے وقت پر ہی ہر فتح مقدر ظاہر ہوگی۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وعلیٰ عبدک المسیح الموعودؑ وآلہ وخلفائہ واصحابہ وبارک وسلم انک حمید مجید۔

درخواست دعا

سید محمد سعید صاحب احمدی مالک دار التجدید لاہور چند یوم سے اختلاج قلب میں مبتلا ہیں۔ ان کیلئے دعا کی درخواست ہے

ریاض احمد قریشی

عہدیداران جماعت اور قیام مجالس خدام الاحمدیہ

"میں چاہتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاحمدیہ نام کی مجالس قائم کریں۔"
(حضرت امیر المومنین)
(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام نوجوانان جماعت کو منظم کر کے انہیں جماعتی کاموں کے لئے مفید بنانے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ تا نوجوان آگے آ کر جماعتی کاموں میں دلچسپی لیں۔ بزرگوں کا ہاتھ بٹائیں۔ اور ان کی موجودگی میں ان سے تربیت حاصل کر لیں۔ تا جس وقت ہمارے بزرگ کام سے فارغ ہوں۔ تو وہ اس خلاء کو فوری طور پر پورا کر سکیں۔

اسی طرح بیرونی جماعتوں کی تنظیم۔ نئی جماعتوں کا قیام۔ ان کی تربیت وغیرہ کا کام اچھی طرح ہو سکے۔ جماعتی چندوں کی وصولی۔ تحریک جدید کو کامیاب بنانا غرض جماعتی نظام کے ہر پہلو پر شوق سے عمل کرنا اور اسے اس حد تک منظم طور پر کامیاب بنانا۔ جس سے وہ مقصد حاصل ہو سکے۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی اصل غرض ہے۔ اس لئے ۱۹۳۸ء میں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی جماعتوں کو تحریک بلکہ تاکید فرمائی تھی۔ کہ وہ بھی اپنے ہاں خدام الاحمدیہ کی شاخ قائم کر کے مرکز سے اس کا الحاق قائم کریں۔ اس طرح جماعت کے تمام نوجوان ایک مرکز پر جمع ہو جائیں گے۔ اور مرکز کی ہدایات اور اس کی رہنمائی میں کام کریں گے۔

تقسیم ہندوستان سے قبل مجلس کی قریباً چار سو شاخیں تمام ملک میں پھیلی ہوئی تھیں۔ تقسیم پنجاب کے ہنگامے نے جہاں بہت سی شاخوں کو ہندوستان میں منتقل کر دیا وہاں پاکستان میں بھی بہت سی جگہوں پر احمدی مہاجرین کی صورت میں آباد ہو گئے۔ اس طرح ایک تو ہمارا پہلا نظام ناقص ہو گیا۔ اور دوسری طرف مہاجرین کا اپنے ذاتی حالات کے ناساز گار ہونے کی وجہ سے تنظیم مکمل نہ ہو سکی۔ اب جبکہ قریباً تمام مہاجرین آباد ہو چکے ہیں۔ اور ملک میں بہت سے ایسے مقامات پر بھی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں جہاں اس سے پہلے جماعتیں نہیں تھیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخیں بھی تمام جماعتوں میں قائم ہونی ضروری ہیں۔

گذشتہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر حضور کو یہ سن کر افسوس ہوا۔ کہ اس وقت پاکستان میں صرف ۱۲۰ مقامات پر خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جس جگہ جماعت قائم ہے وہاں خدام الاحمدیہ کی شاخ قائم ہونی ضروری ہے۔ جو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کرے۔ اس وقت پاکستان میں نو سو کے قریب مقامات پر جماعتیں قائم ہیں کم از کم اتنی تو خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم ہوں۔

اب جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ جملہ پریذیڈنٹ صاحبان اور امراء جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنے ہاں ۱۵ سے ۴۰ سال کی عمر کے احمدی نوجوانوں کو منظم کر کے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ اور مرکز سے جاری شدہ پروگرام پر عمل کرائیں۔ تا نوجوان ابھی سے اس قسم کی تربیت حاصل کر لیں۔ کہ آئندہ چند سالوں میں جماعت کے باگ ڈور جو ان کے بزرگان ان کے سپرد کرنے والے ہیں۔ اس کو یہ نوجوان اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ اور جماعت کا کام کسی حالت میں اور کسی وقت بھی کام کرنے والوں کی کمی محسوس کر کے اپنی رفتار کم نہ کر دے۔

جماعت کے عہدیداران کا اپنا فائدہ بھی اسی میں ہے۔ کہ ان کے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ صحیح طور پر کام کرتی رہے۔ اس طرح قومی کاموں میں ان کو بہت زیادہ مدد ملتی رہے گی۔ اور نوجوان اپنے بزرگان کا ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں فرداً فرداً بھی مجلس خدام الاحمدیہ قائم کرنے کی تحریک کے طور پر بذریعہ خطوط لکھا جا رہا ہے۔ الفضل کے ذریعہ بھی تحریک کی جا رہی ہے۔ تا ایک طرف عہدیداران اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دوسری طرف خود نوجوان اپنی مجلس قائم کر کے حضور کے ارشاد کی تعمیل کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۴: یہ ہیں اس باغ کے پھلوں کے چند نمونے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے لگایا ہے اور جس کے میٹھے پھل کھانے اور ٹھنڈے سایہ کے نیچے آرام کرنے کے لئے ہم ساری دنیا کو دعوت دیتے ہیں

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ۔۔۔ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

احمدیت ایک روشنی ہے اور دنیا کی تمام مشکلوں کا اس میں حل ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:- (آپ کا خیر اندیش)

نظارت دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ قادیان (مشرقی پنجاب)

پیمائش ذہنی

پرچہ امتحان منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳۲۸ ہش / ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

(یہ پرچہ اس لئے شائع کیا جاتا ہے تاکہ خدام آئندہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان مقابلوں میں شامل ہوں)

(الف) ۱۔ آپ کا رخ شمال کی طرف ہے آپ پہلے جنوب کی طرف مڑیں۔ اور پھر سر کے بل کھڑے ہو جائیں۔ تو مشرق آپ کے کس طرف ہو گا؟

۲۔ چار لڑکوں نے امتحان دیا۔ عزیز نے بتایا کہ میں سب سے پھسڈی نہیں رہا۔ عبد الرحمٰن نے کہا۔ میں خالد سے بہت اوپر رہا۔ منصور نے کہا یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر خالد عزیز سے بہتر ہی رہا۔ بتلایئے سب سے اول کون رہا؟

۳۔ مادری زبان کس ملک کے باشندے بولتے ہیں؟

۴۔ ایک بوتل کا منہ کارک سے بند ہے بوتل شربت سے آدھی بھری ہوئی ہے۔ اقبال نے شربت نکالا مگر لطف یہ ہے کہ نہ تو کارک ہی باہر نکالا نہ بوتل ٹوٹی اور نہ کارک ٹوٹا بتایئے کیسے؟

(ب) مندرجہ ذیل بیانات کے بارے میں لکھیں کہ معقول ہیں یا غیر معقول۔ غیر معقول ہونے کی صورت میں وجہ .... مختصراً درج کریں۔

۱۔ ایک سپاہی نے گھر خط لکھا۔ کہ یہاں ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ میں اس وقت ایک ہاتھ میں رائفل اور دوسرے میں پستول لئے خط لکھ رہا ہوں۔

۲۔ ایک جگہ غلاظت کے ڈھیر پر گدھے چر رہے تھے۔ منے نے حیران ہو کر پوچھا ابا جان! گدھے یہاں کیوں چر رہے ہیں؟ ابا جان نے جواب دیا۔ "گدھے جو ٹھہرے"

۳۔ اگر خدانخواستہ میں کبھی زندگی سے بیزار ہو گیا۔ اور خودکشی کی تو میں اس کام کے لئے اتوار کا دن کبھی پسند نہیں کروں گا۔ کیونکہ اتوار تو ایک منحوس دن ہے۔ جو میرے لئے رنج کا باعث ہو سکتا ہے۔

۴۔ ظفر نے آہ بھری۔ اور کہا کہ بڑھاپا بھی بری بلا ہے۔ جوانی میں میں باغ کا پورا چکر لگا لیتا تھا۔ اب تو صرف نصف فاصلہ طے کر کے آ جاتا ہوں۔

۵۔ کراچی کے پاس سمندر میں ایک جہاز لنگر انداز ہے۔ جہاز کی سیڑھی میں جو جہاز کے باہر کی طرف لگی ہوئی ہے۔ بارہ ڈنڈے نصف نصف فٹ کے فاصلے پر لگے ہوئے ہیں۔ گیارہ بجے صبح سمندر کا پانی ایک فٹ فی گھنٹہ کی رفتار سے چڑھنا شروع ہوا۔ عین گیارہ بجے سمندر کا پانی سیڑھی کے سب سے نچلے ڈنڈے کو چھو رہا تھا۔ بتایئے کہ پانی آخری ڈنڈے تک کس وقت پہنچا؟

۶۔ چاند سورج کی نسبت زیادہ مفید ہے کیونکہ چاند رات کو روشنی دیتا ہے جب کہ ہمیں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

۷۔ صادق نے کراچی سے اپنی بیوہ کی بہن کو خط لکھا۔ کہ پونڈ کی قیمت گرنے سے کپڑا بہت سستا ہو گیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو دس تھان لٹھا خرید لوں۔

مرتبہ شعبہ نفسیات
تعلیم الاسلام کالج لاہور

سیکرٹری صاحبان دیہاتی مبلغین ضلع گوجرانوالہ

۱۔ سیکرٹری صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے لازمی چندے باقاعدہ طور پر وصول کیا کریں۔ اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ رقوم مرکز میں بھجواتے رہا کریں۔ مرکز میں باہر سے چندہ بہت بے قاعدگی سے پہنچ رہا ہے جس سے جماعتی کاموں میں کافی اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ لازمی چندے مندرجہ ذیل ہیں۔ چندہ عام و حصہ وصیت۔ حصہ آمد جلسہ سالانہ اور چندہ حفاظت مرکز۔

۲۔ تمام دیہاتی مبلغین کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کی تمام جماعتوں کا دورہ کریں۔ اور محصلین کے کام کی پڑتال کریں۔ اور حسب ضرورت مناسب ہدایات دیں۔ حتیٰ کہ بقایا دار ان سے تمام رقوم چندہ جات مذکورہ بالا کی پوری وصولی ہو جائے۔

(محمد بخش امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو خطاب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

رسالپور کالج دنیا بھر میں اپنی قسم کا تنہا ادارہ ہے!

پاکستان میں ہوائی افسروں کے تربیت کا انتظام

رائل پاکستان ایئر فورس کالج رسالپور دنیا بھر میں تنہا کالج ہے جہاں ہوابازوں کو شروع سے آخر تک ہر شعبہ میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ کالج پاک ایئر فورس کے لئے بہترین افسر مہیا کرتا ہے۔ کیڈٹ ہوائی بیڑہ میں افسر کی حیثیت سے اسی وقت شریک ہو سکتا ہے جب اس کالج میں دو برس تک تربیت حاصل کرنے کے بعد ہر طرح اپنے آپ کو ہوائی بیڑہ اہل ثابت کر دے۔

کالج کی تربیت چار حصوں میں تقسیم ہے۔ (۱) ابتدائی ٹریننگ (۲) پرواز کے اصولوں کی ٹریننگ

(۲) پرواز کے اصولوں کی ٹریننگ (۳) پرواز کی ٹریننگ (۴) جنگی طیاروں کی ٹریننگ۔ ابتدائی ٹریننگ میں ورزش اور ڈرل کے ذریعہ کیڈٹ کو جسمانی حیثیت سے توانا اور چست و چالاک بنایا جاتا ہے اور دنیا کی تاریخ پرواز حساب جغرافیہ اور فنی پرواز کی تعلیم دی جاتی ہے جب کیڈٹ ابتدائی ٹریننگ حاصل کر لیتا ہے۔ تو اسے پرواز کے اصول سکھائے جاتے ہیں۔ ذہنی تربیت و تعلیم کے علاوہ جو اس وقت بھی جاری رہتی ہے، پرواز شروع کرا دی جاتی ہے یہ پرواز صرف معمولی قسم کی ہوتی ہے۔ جس میں کیڈٹ جہاز کو زمین سے بلند کرنا اور زمین پر اتارنا سیکھتا ہے۔

ٹریننگ کے تیسرے درجہ میں پرواز کرنے کی مکمل تربیت دی جاتی ہے۔ جس میں بمباری کرنا اوپر سے زمین پر نشانہ باندھنا اور فلمی کیمرہ کے ذریعہ ہوائی جہاز پر سے زمینی مقامات کی تصویر اتارنا بھی سکھایا جاتا ہے۔ آخری درجہ میں کیڈٹ تربیت کے ہوائی جہاز چھوڑ کر بڑے بڑے جنگی طیاروں کا استعمال سیکھتا ہے۔ اور جنگ کے سامان اور توپوں کی بناوٹ سے متعلق معلومات حاصل کرتا ہے۔

اس طرح دو سال کی ٹریننگ ختم ہوتی ہے جو کیڈٹ ان چاروں درجوں میں کامیابی حاصل کر کے پورے ہوا باز بن جاتے ہیں۔ انہیں رائل پاکستان ائر فورس کے "سفید پر" دیئے جاتے ہیں۔

ستمبر ۱۹۴۷ء کے شروع میں رسالپور آج سے بالکل مختلف تھا۔ آج جہاں ہوائی تربیت کی تمام سہولتیں موجود ہیں۔ وہاں اس وقت خاک اڑتی تھی۔ نہ تو سامان تھا نہ ہوائی جہاز ۲ ستمبر ۱۹۴۷ء کو انبالہ سے ہمارے حصے کے کچھ ہارورڈ طیارے آئے۔ ہمارے پاس ہوا بازوں کی اتنی کمی تھی کہ ہمیں ان عہدیداروں سے کام لینا پڑا جن کی ٹریننگ ابھی پوری نہیں ہوئی تھی اس کے بعد ساتھ ٹائیگر ماتھ ہوائی جہاز آئے۔ ان میں سے پانچ کو ایسے ہوا باز چلا رہے تھے جنہیں ابھی تک اکیلے ہوائی جہاز چلانے کا کوئی تجربہ نہیں تھا یہ ہوائی جہاز راجپوتانہ کے ریگستان پر سے اڑتے اور ریت کے طوفان کا مقابلہ کرتے ہوئے ۱۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو رسالپور پہنچے۔

اس کے بعد جودھپور اور کوئمبٹور سے زیر تربیت ہوا باز آئے۔ اس طرح ۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو رسالپور کالج کی پہلی پرواز کی گئی اور ۲ جنوری ۱۹۴۸ء کو ہوا بازوں کا پہلا دستہ ٹریننگ کے مدارج طے کر کے کامیاب ہوا ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء کو رسالپور کالج کو قائد اعظم کی تشریف آوری کا شرف حاصل ہوا اور قائد اعظم نے اسے "رائل پاکستان ایئر فورس کالج" کا نام عطا کیا ۱۹ نومبر ۱۹۴۸ء کو ہزایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے کالج کا معائنہ فرمایا۔ کالج اپنے آپ کو ان الفاظ کا اہل قائم رکھنے کی انتہائی کوشش کرتا رہتا ہے۔

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر

مقدمہ ۱۱۱
۱۸-۸-۴۷

فتح خان ولد شیر اقوم پٹھان سکنہ بہادر خان تحصیل اٹک

بنام

مکھن سنگھ۔ تارا سنگھ جسکم سنگھ۔ صاحب سنگھ۔ گوردیال سنگھ پسران سرواد گوبند سنگھ سکنائے جوڑ وہ تحصیل اٹک۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں کئی بار مسئول علیہم کے نام نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان میں کسی نامعلوم جگہ پر چلے گئے ہیں۔ لہذا ان کے نام نوٹس زیر آرڈر رجگہ پر چلے گئے ہیں۔ لہذا ان کے نام نوٹس زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہم نے اصالتاً و وکالتاً یا مختاراً تاریخ مقرر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کی نہ کی۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔ اور ان کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع و فیصل ہوگا۔ آج بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم
مہر عدالت

اشتہار بنام عوام الناس برائے آگاہی خاص و عام

بعدالت شیخ فاروق احمد صاحب بی اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج بہادر درجہ اول لاہور

مقدمہ متفرق ۲۵۶ بابت ۱۹۴۹ء

محمد انور پسر میاں نذیر الدین متوفی۔ نرگس سلطانہ دختر میاں نذیر الدین متوفی نابالغان بولایت میاں اظہار الدین چچا نابالغان سکنہ مغلپورہ محلہ امرتسری کوچہ ۲ احاطہ حاجی حمید اللہ لاہور۔ سائلان

بنام

زینت سلطانہ زوجہ عبد السعید دختر میاں نذیر الدین متوفی معرفت شاد احمد خان سکنہ ۹/۳ جیکب لائینز کراچی

درخواست حصول سرٹیفکیٹ جانشینی بابت ترکہ میاں نذیر الدین متوفی بتاریخ ۱۰/۷/۴۷ مسئول علیہما

اشتہار بنام عوام الناس:

ہرگاہ سائلان مذکوران نے درخواست حصول سرٹیفکیٹ جانشینی بنسبت ترکہ میاں نذیر الدین متوفی عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔ اور برائے سماعت ۱۲/۲۹ کو مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو سائلان کے مطالبہ سرٹیفکیٹ جانشینی پر کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ تاریخ مقررہ ۲۹ ماہ دسمبر ۱۹۴۹ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آئیگی۔ آج بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر ۱۹۴۹ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

نیلام از اضیات برائے تعمیر واقعہ شاہ عالمی

لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی شاہ عالمی دروازہ سکیم کے مطابق مندرجہ ذیل پلاٹوں کے لئے ٹنڈر درکار ہیں جو مہر بند ہو کر بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو دو بجے بعد دوپہر تک داخل کرنے چاہئیں۔

بلاک اے پلاٹ نمبر ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ (برائے کاروباری تعمیرات)

بلاک سی پلاٹ نمبر ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ (برائے رہائشی مکانات)

ٹنڈر سر بمہر لفافوں میں بند ہونے چاہئیں۔ اور ہر کاروباری تعمیری پلاٹ کی صورت میں پانچ ہزار روپیہ پیشگی اور ہر رہائشی پلاٹ کی صورت میں تین ہزار روپیہ پیشگی اور ہر رہائشی پلاٹ کی صورت میں تین ہزار روپیہ پیشگی ہمراہ ہونا چاہیئے۔ پیشگی روپیہ یا تو نقد ہونا چاہیئے۔ اور یا کسی شیڈول بنک کی ڈیپازٹ ایٹ کال رسید کی صورت میں چیک کسی صورت میں قبول نہیں کئے جائیں گے۔

ٹنڈر فی مرلہ قیمت کے حساب سے ہونے چاہئیں چیرمین کو بغیر وجہ بیان کرنے کے کسی ٹنڈر کو نامنظور کرنے کا اختیار رہے۔ دیگر شرائط لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر سے بقیمت آٹھ آنہ فی کاپی حاصل کی جاسکتی ہیں۔

سیکرٹری
دی لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ

جنرل اسمبلی نے لیبیا کی آزادی پر اتفاق ظاہر کر دیا

سیاسی کمیٹی نے برطانوی تجاویز منظور کر لیں

لندن ۲۳ نومبر۔ (ریڈیو سے) جنرل اسمبلی نے اس سفارش کو قبول کر لیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۵۲ء سے پہلے پہلے سرینیکا طرابلس اور فیضان پر مشتمل لیبیا کی ایک آزاد اور خود مختار ریاست قائم کر دی جائے۔ اس طرح سابقہ اطالوی نوآبادیات کے مستقبل کے راستے میں پہلی رکاوٹ دور ہو گئی۔

سیاسی کمیٹی کی ڈرافٹنگ سب کمیٹی نے اس سلسلے میں ایک طویل قرارداد منظور کی جس میں وہ طریقہ مقرر کیا گیا ہے۔ جس پر عمل کر کے لیبیا کو آزادی دی جائے گی۔ تمام تجاویز غالب اکثریت سے منظور ہوئیں۔ ان تجاویز کے ماتحت عبوری دور میں سرینیکا اور طرابلس پر برطانوی اور فیضان پر فرانسیسی نظم و نسق قائم رہے گا۔ یہ تینوں علاقے آزاد ہوں گے کہ اپنے اتحاد کی جو صورت متعین کرنا چاہیں کر لیں۔ تینوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک نیشنل اسمبلی دستور بنائے گی۔ ان کی مدد کے لئے مجلس اقوام کا ایک کمشنر مقرر ہو گا اور دس اشخاص کی ایک کونسل قائم ہو گی جس میں لیبیا کے چار نمائندوں کے علاوہ پاکستان مصر۔ فرانس۔ اٹلی۔ برطانیہ اور امریکہ کا ایک ایک نمائندہ لیا جائے گا۔ وعدہ کیا گیا ہے کہ جب لیبیا آزاد ہو گا تو اسے مجلس اقوام کا ممبر بنا لیا جائے گا۔ سیاسی کمیٹی میں ان تجاویز پر رائے شماری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے برطانیہ کے وزیر ریاست مسٹر میکنیل نے نظم و نسق کے سلسلے میں حکومت برطانیہ کی پالیسی کی وضاحت کر دی۔ آپ نے کہا یہ بات حکومت برطانیہ کے سامنے ہمیشہ سے رہی ہے کہ وہ سب سے پہلے کہ اتحاد کے ذریعہ لیبیا مکمل آزادی حاصل کر لے اُسے خود مختاری کے راستے پر چلانے کے لئے بعض قدم اٹھانے ضروری ہیں۔ ب۔ ا۔ س

آزاد کشمیر کیلئے نیا دار الحکومت تعمیر کیا جائیگا

مظفر آباد ۲۳ جنوری۔ آزاد کشمیر کے موجودہ دار الحکومت مظفر آباد کے نزدیک ایک نیا شہر آباد کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ چونکہ مظفر آباد ایک چھوٹا اور بے اصول شہر ہے جس میں بہت سی عمارتیں بم سے تباہ ہو چکی ہیں اس لئے اس کو دار الحکومت کے لئے ناکافی سمجھا جا رہا ہے نئے دار الحکومت کی تعمیر سے مہاجرین کو روزگار مل جائے گا۔ اور ان کے گھر والوں کی مدد ہو جائے گی۔ (استار)

اسلامی کانفرنس میں شرکت کرنے والا ترکی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۳ نومبر۔ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں شرکت کرنے والا ترکی وفد آج پان امریکن طیارے سے کراچی پہنچ گیا ہے۔ یہ کانفرنس اس ہفتہ یہاں ہو رہی ہے۔ وفد کے اراکین یہ ہیں مسٹر ساری انبر مائو قائم مقام صدر مجلس شہری ولایت استنبول اور استنبول ایوان تجارت کے ایک رکن ہیں۔ مسٹر صلاح الدین ٹنڈن اور مسٹر و مسز ممتاز کول جیرولو۔ (استار)

عرب ملکوں میں مجلسی اصلاحات

بغداد ۲۳ نومبر۔ استار سے ایک ملاقات میں ایک سابقہ عراقی وزیر خارجہ السید موسی الشاہ بندر نے کہا کہ عرب ملکوں کو معاشی اور مجلسی اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ وہ خود کو خطرات سے محفوظ رکھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ عرب ممالک فرد کا معیار زندگی بلند کئے بغیر باقی تمام دنیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور عربوں کو اسوقت تک کوئی نمایاں جگہ حاصل نہ ہو گی جب تک مجلسی اصلاحات پر عمل شروع نہ ہو جائے۔ (استار)

سہ جماعتی کسٹم کانفرنس

دمشق ۲۳ نومبر۔ استار کو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ موصل اور پاسپورٹ سے متعلقہ مسائل پر غور و خوض کرنے کے لئے ترکی شام اور عراق کے نمائندوں پر مشتمل ایک سہ جماعتی کانفرنس سالفہ انتظام کے برخلاف موصل میں ہو گی۔ ایکسپریس ٹرینوں کے متعلق حالیہ کانفرنس کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد اس کانفرنس کی تاریخ مقرر کی جائے گی۔ (استار)

درخواست دعاء

میری اہلیہ نے ایک بچی کی پیدائش کے بعد خاص خدا تعالے کے فضل و کرم سے دوبارہ زندگی حاصل کی ہے۔ لیکن تا حال وہ بہت کمزور اور علیل چلی آ رہی ہے نیز بچی بھی چار پانچ روز سے بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے اس لئے تمام احباب جماعت سے درد مندانہ و عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میری اہلیہ اور بچی کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے واسطے دعا فرمائیں۔ آمین

سلطان محمد پوسٹل کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور

برطانوی پاکستانی تجارت میں پچاس فیصدی کا اضافہ

لندن ۲۳ نومبر۔ اس سال کے ابتدائی ایام میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلہ میں پاکستان سے برطانیہ کی درآمد پچاس فی صدی بڑھ گئی۔ اور پاکستان کے لئے برطانوی برآمد میں ۱۰۰ فی صدی اضافہ ہوا بورڈ آف ٹریڈ نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال پاکستانی مال ۲۹۰۸۰۳ ۱۱ پونڈ مالیت کا یہاں آیا۔ جب کہ گذشتہ سال اس عرصہ میں ۷۵۸۶۲۰۳ پونڈ مالیت کا آیا تھا اور یہاں سے گذشتہ سال اس عرصہ میں ۱۱۳۲۹۴۴ پونڈ مالیت کی برآمد کے مقابلہ میں اس سال کے ابتدائی ۹ ماہ میں ۲۵۳۷۷۵۷ پونڈ کا مال برآمد ہوا۔

۳۱ اکتوبر کو ختم ہونے والے دس ماہ کے تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان کے خام سامان خصوصاً خام روئی۔ خام اون۔ اور خام جوٹ کی خریداری میں کافی اضافہ ہوا۔ اور سب سے اضافہ برآمد میں روئی کی مصنوعات اور گاڑیوں میں ہوا۔ (استار)

لبنان کے لئے چاول

بیروت ۲۳ نومبر۔ بیروت میں مصری لیگیشن نے لبنانی وزارت خارجہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ مصر لبنان کو چاول بھیجنے پر راضی ہو گیا ہے۔ لیگیشن نے سفارش کی ہے کہ چاول آنے پر بندرگاہوں پر اس کی اچھی طرح نگرانی کی جائے تاکہ اسکو ناجائز طور پر "اسرائیل" نہ لے جایا سکے۔ (استار)

لبنان میں آثار قدیمہ کی کھدائی

بیروت ۲۳ نومبر۔ لبنان کے محکمہ آثار قدیمہ نے اس سال کے نصف آخیر میں چار مقامات کی کھدائی کی۔ اطلاع دی ہے، وہ یہ ہیں اٹھارویں صدی قبل مسیح کے ایک شہر تل جبین۔ سیدن کے مین الحلوا میں مقبروں کی کھدائی اور بیک میں بت خانے کی دریافت، خسرہ میں ایک رومن خیمے کی دریافت اور بیروت میں ایک عمارت جو رومن زمانے کی ہے۔

متحدہ محاذ قائم کیجئے
مشیر مغربی پنجاب کی اپیل

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ مغربی پنجاب کے مشیر سید میراحمد شاہ نے کل عوام سے اپیل کی کہ وہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔

مغربی پنجاب کے مشیر نے جو یہاں ایک روزہ دورے پر کل تیسرے پہر آئے تھے۔ مسلم لیگ کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اس جماعت کو عوامی جماعت بنا دیں۔ اور عام آدمیوں کو اس کار عظیم کے لئے تیار کریں جو ہمارے سامنے پیش ہے۔ (استار)

عراق میں طلاقوں کی بھرمار

بغداد ۲۳ نومبر۔ شرعی عدالتوں کے اعداد و شمار کے مطابق عراق میں طلاقوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر صرف ایک شرعی عدالت نے ۱۹۴۹ء کے اول چھ ماہ میں اڑتالیس طلاقوں کی اجازت دی۔ اسکے مقابلے میں ۱۸۰ شادیاں ہوئی۔ اسکی وجہ گذشتہ جنگ عظیم کی پریشانیاں ہیں۔ جو ہنوز دور نہیں ہوئیں اور عام طور پر گراں اور عام معاشی خراب حالی ہے۔ (استار)

فرانس اور ہند چینی کے تعلقات

لندن ۲۳ نومبر۔ "اسکاٹسمین" کے لندن ایڈیٹر کے کہنے کے مطابق توقع ہے کہ فرانس آزاد ویٹ نام جمہوریت کے رہنما سے ویٹ نام ری پبلکن رئیس حکومت سابق شہنشاہ باؤڈی کی وساطت سے، ہند چینی کی جنگ کا تصفیہ کرنے کے لئے پھر سے گفت و شنید شروع کرے گا۔

کہا جاتا ہے کہ امریکہ نے اس طریقہ کار پر بہت زیادہ زور دیا ہے اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن جب اس ہفتہ فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر شومان سے ملے تھے تو ان پر بھی اس سلسلہ میں دباؤ ڈالا تھا۔ (استار)

آزاد کشمیر معاشی کانفرنس میں شرکت کرے گا

مظفر آباد ۲۳ نومبر۔ حکومت آزاد کشمیر نے بین الاقوامی اسلامی معاشی کانفرنس میں شرکت کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ کانفرنس جمعہ سے کراچی میں شروع ہو رہی ہے۔ وفد کی قیادت وزیر مالیہ میاں نصیر الدین کریں گے۔ وفد کے اراکین میں وزیر ترقیات خواجہ ثناء اللہ سیاسی سیکرٹری قاضی ظہیر الدین اور مسٹر محمد یوسف ہوں گے جو کل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی نمائندگی کریں گے۔

نمائش میں ایک کشمیری اسٹال قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ یہاں کشمیری شالیں اور قالین اور دیگر کشمیری ساخت کی اشیاء نمائش کے لئے رکھی جائیں گی۔ (استار)